السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سورۃ اخلاص کو ایک مرتبہ مکمل پڑھنے سے ایک تہائی قرآن کا ثواب ملتا ہے کیا مکمل پڑھنا "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کے ساتھ پڑھنا ہے۔ ؟ اور دوسری بات یہ کہ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ جو رات کو سوتے وقت 100 بار سورۃ اخلاص پڑھے تو اس پر بہت بڑے ثواب کی امید ہے۔ ازراہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۃ البراءۃ یا سورۃ التوبۃ کے علاوہ قرآن مجید فرقان حمید کی تمام تر سورتوں کی پہلی آیت ہے۔ جب بھی کوئی سورۃ پڑھنے کا کہا جاتا ہے یا اسکے پڑھنے کی فضیلت بیان کی جاتی ہے تو وہ اسکی تمام تر آیات سمیت ہوتی ہے۔ اور اس سورت کی کوئی بھی ایک آیت چھوڑنے والا اس اجر وثواب کا مستحق نہیں بنتا ہے۔

مزید تفصیلات کے لیے یہ درس سماعت فرمائیں :

دین خالص || بسم اللہ الرحمن الرحیم

دین خالص || تسمیہ کے مسائل

2۔ یہ روایت ضعیف ہے، جامع ترمذی ابواب فضائل القرآن باب ما جاء فی سورۃ الاخلاص ح ۲۸۹۸ میں امام ترمذی نے اسے کچھ یوں نقل فرمایا ہے :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ مَيْمُونٍ أَبُو سَهْلٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوبُ خَمْسِينَ سَنَةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا عَبْدِيَ ادْخُلْ عَلَى يَمِينِكَ الْجَنَّةَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ أَيْضًا عَنْ ثَابِتٍ

اسکی سند میں ابو سہل حاتم بن میمون الکلابی البصری صاحب السقط، ضعیف ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ اس کے بارہ میں فرماتے ہیں

’’روی منکرا‘‘

منکر روایات بیان کرتا تھا۔

ابن عدی رحمہ اللہ کہتے ہیں

''یروی احادیث لایرویہا غیرہ''

ایسی روایات بیان کرتا تھا کہ جنھیں اور کوئی بیان ہی نہیں کرتا۔

ابن حبان رحمہ اللہ کہتے ہیں

''منکرالحدیث علی قلتہ،یروي عن ثابت مالایشبہ حدیثہ،لایجوزالاحتجاج بہ''

قلیل الروایۃ ہونے کے باوجود منکر الحدیث ہے ،ثابت سے ایسی روایات بیان کرتا تھا جو اسکی روایات سے میل ہی نہیں کھاتیں ، کسی حال میں بھی اسے حجت ماننا جائز نہیں ہے ۔

ابن حجر رحمہ اللہ نے تقریب میں اسے ضعیف کہا ہے اور ذہبی رحمہ اللہ نے کاشف میں کہا ہے کہ

''لہ مناکیر''

اسکے پاس منکر روایات تھیں ۔

صحیح دلائل سے شریعت میں اس طرح کی فضیلت خاص عمل پہ وارد نہیں ہوئی ۔ واللہ اعلم

وباللہ التوفیق

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 2 کتاب الصلوۃ